دار الافتاء

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

"قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا" سے کیا مراد ہے؟

جناب ریاض احمد ڈار ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

"حدیث — "نزل القرآن علیٰ سبعۃ احرفٍ" یعنی "قرآنِ مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے" سے کیا مراد ہے؟ وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں!"

جواب:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اس نے جو قراءت کی وہ میرے لیے اجنبی تھی۔ اتنے میں ایک اور آدمی آیا، اس نے جو قراءت کی وہ پہلے کی قراءت سے بھی مختلف تھی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم اکٹھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا پہنچے۔ میں نے سارا واقعہ ذکر کیا تو آپؐ نے ان دونوں کو قراءت کرنے کا حکم دیا۔ بعد ازاں آپؐ نے ان دونوں کی تحسین فرمائی تو میرے دل میں آپؐ کی تکذیب کا اس قدر شدید وسوسہ پیدا ہوا کہ شاید کبھی دورِ جاہلیت میں بھی پیدا نہ ہوا تھا۔ آپؐ نے میری یہ کیفیت دیکھ کر اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھ دیا اور میں پسینے سے شرابور ہو گیا۔ مجھ پر اس قدر خوف طاری ہوا، گویا میں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپؐ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"ابیؓ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم دیا گیا تھا کہ قرآنِ مجید ایک حرف پر پڑھوں۔ میں نے درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیں، تو دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم ہوا۔ میں نے پھر آسانی کی درخواست کی تو مجھے قرآنِ مجید سات حروف

پر پڑھنے کا حکم ہوا۔" (صحیح مسلم ۱۰۳/۶)

اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی پیش آیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو اپنی قرأت سے مختلف قراءت میں سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے سُنا، حالانکہ خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت تعلیم فرمائی تھی۔ قریب تھا کہ میں انہیں نماز ہی میں دبوچ لیتا، لیکن میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا۔ انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے انہیں انہی کی چادر میں جکڑ لیا اور اسی حالت میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے آیا۔

میں نے کہا: "یا رسول اللہ! آپؐ نے مجھے سورۃ الفرقان جس طرح تعلیم فرمائی، میں نے اس آدمی کو اس سے مختلف قرأت میں پڑھتے سنا ہے۔" آپؐ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو۔" اور پھر آپؐ نے اسے قراءت کرنے کا حکم دیا۔ اس نے سورت پڑھی تو آپؐ نے فرمایا، "یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، تمہیں جیسے سہولت ہو، اسی طرح پڑھ لو۔"

(صحیح بخاری مع الفتح ۲۳/۹۔ صحیح مسلم ۱۰۱/۶)

ان دونوں حدیثوں کے علاوہ بھی دیگر بہت سی روایات میں اس قسم کے واقعات کی تفصیل کے بغیر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی وارد ہے کہ:

"انزل القرآن علی سبعۃ احرف۔"

"قرآنِ کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔"

سات حروف سے کیا مراد ہے؟

حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بحوالہ قرطبی، ابنِ حبانؒ کا قول نقل کیا ہے کہ: "اس حدیث میں وارد لفظ "سبعۃ احرف" (سات حروف) سے مراد کی تعیین میں اہلِ علم کے تقریباً پینتیس ۳۵ مختلف اقوال ہیں۔" (فتح الباری ۲۳/۹)

امام ابنِ قتیبہؒ نے ان میں سے درج ذیل اقوال ذکر کئے ہیں:

۱۔ بعض کا خیال ہے کہ ان سات حروف سے قرآنی آیات کی مندرجہ ذیل سات اقسام مراد ہیں:

وعدہ، وعید، حلال، حرام، مواعظ، امثال اور احتجاج

۲۔ بعض نے کہا ہے کہ ان سات حروف سے آیات کی مندرجہ ذیل اقسام مراد ہیں :
حلال، حرام، امر، نہی، احوالِ ماضی، اخبارِ مستقبل اور امثال۔
۳۔ بعض کہتے ہیں کہ ان حروف سے الفاظ کی مختلف قراءت اور صورتیں مراد ہیں۔
(تاویل مشکل القرآن، لابنِ قتیبہ ص ۳۴)

حافظ ابنِ حجرؒ نے بھی اسی طرح کے بعض اقوال ذکر کئے ہیں، تاہم ان میں سے بیشتر غیر صحیح اور نادرست ہیں اور یہ حدیثِ مذکور کے الفاظ کی صحیح تفسیر، تشریح یا تعبیر نہیں۔

ابنِ شہاب زہریؒ فرماتے ہیں :

"بلغني ان تلك السبعة الاحرف انما هي في الامر الذي يكون واحداً لا يختلف في حلال ولا حرام" (صحیح مسلم ۱/۱۰۱ ، سنن ابی داؤد)

کہ "مجھے (اہلِ علم کا) قول پہنچا ہے کہ یہ سات حروف اس امر سے متعلق ہیں، جو ایک ہی ہو اور اس کی حلت یا حرمت میں اختلاف نہ ہو۔"

ابنِ قتیبہؒ مزید لکھتے ہیں :

"جب کہا جائے کہ" فلان يقرأ بحرف ابى عمرو او بحرف عاصم"۔ یعنی" فلاں آدمی اس لفظ کو ابو عمرو یا عاصم کے حرف کے مطابق پڑھتا ہے" تو اس سے مذکورہ بالا تشریحات میں سے کوئی بھی مراد نہیں ہو سکتی۔ نیز میرے علم کے مطابق تو اللہ کی کتاب میں ایک بھی لفظ ایسا نہیں جسے سات انداز سے پڑھنا صحیح ثابت ہو۔" (ص ۲۳)

اس کے بالمقابل حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ :

"ان سات حروف سے سات صورتیں ہو سکتی ہیں اور قرآنِ مجید کو ان سات میں سے ہر صورت میں پڑھا جا سکتا ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ قرآنِ کریم کا ہر لفظ اور ہر جملہ سات طرح پڑھا جا سکتا ہے، بلکہ اس سے مراد صرف یہ ہے کہ ایک لفظ کی زیادہ سے زیادہ صورتیں اور قراءتیں سات ہو سکتی ہیں۔ پھر آپؒ ایک ممکنہ اعتراض ذکر کر کے اس کا جواب بھی رقم فرماتے ہیں کہ :

" اگر کہا جائے کہ بعض کلمات ایسے بھی ہیں جو سات سے بھی زیادہ صورتوں میں پڑھے جا سکتے ہیں (تو اس تعیین کا کیا فائدہ ؟) اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے الفاظ کی

اس قسم کی مختلف صورتوں میں سے اکثر تو ثابت ہی نہیں، یا یہ اختلاف اس لفظ کی ادائیگی کے انداز، مدّ اور امالہ وغیرہ کا معمولی اختلاف ہوتا ہے۔"

(فتح الباری ۹/۲۳)

سات حروف یعنی سات لغات

امام ابن قتیبہؒ فرماتے ہیں کہ حدیثِ مذکور میں "سبعۃ احرف" (سات حروف) سے سات لغات مراد ہیں، جو قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر استعمال ہوئی ہیں۔ اس معنیٰ کی تعیین و ترجیح اسی حدیث کے بعد کے الفاظ سے ہوتی ہے۔

حضرت عمرؓ والی حدیث میں ہے، آپؐ نے فرمایا:

"فاقرؤا کیف شئتم" کہ "تم جیسے چاہو پڑھ سکتے ہو۔"

اور حضرت ابیؓ والی حدیث کے آخر میں ہے: "فایّما حرف قرؤا علیه فقد اصابوا" کہ "لوگ ان سات میں سے جس حرف (لغت) کے مطابق پڑھ لیں، ٹھیک ہے۔"

حافظ ابنِ حجرؒ نے بھی اس حدیث میں سات حروف سے سات لغات مراد لینے کو ترجیح دی ہے۔ چنانچہ آپؒ اس حدیث کے مختلف الفاظ و روایات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وهٰذه الاحادیث تقوّی انّ المراد بالاحرف اللّغات او القراءات، ای انزل القرآن علیٰ سبع لغات او قراءاتٍ" (فتح الباری ۹/۲۴)۔

یعنی "یہ تمام احادیث اس بات کو تقویت پہنچاتی ہیں کہ سات حروف سے سات لغات یا سات قراءتیں مراد ہیں۔"

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حدیث میں "حرف" سے مراد "لغت" ہے۔ جیسے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حرف سے مراد ان کی لغت اور قراءت ہے، اسی طرح حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کے حروف سے ان کی قراءتیں اور لغات مراد ہیں۔

ایک مثال

جیسا کہ سورۃ القارعۃ میں ہے: "وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ۔" جبکہ ایک دوسری لغت میں یہ لفظ "کالصُّوفِ الْمَنْفُوشِ" آیا ہے۔

لفظ اگرچہ مختلف ہیں لیکن دونوں کا معنیٰ ایک ہے۔ واللہ اعلم!